اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۷ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آمدہ رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— لاہور ۱۸ جولائی ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ہائی بلڈ پریشر کا دورہ ہوا ۔ جس کی وجہ سے دل میں کمزوری بہت آگئی ہے ۔ اور ٹمپریچر بھی زیادہ ہے ۔ عام کمزوری بھی تین چار روز سے بہت زیادہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

— لاہور ۱۸ جولائی ۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی والدہ محترمہ کا آج صبح میو ہسپتال میں پتھری کا اپریشن ہوا ۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بعد کے غیر طبعی عوارض سے محفوظ رکھے ۔ اور اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے اہل ترین ہاتھوں میں ہمارے امور خارجہ اور بیرونی تعلقات پوری طرح محفوظ ہیں

اقوام متحدہ میں اگر آپ ہماری نمائندگی کر رہے ہوں تو ہمیں فکر کی کوئی ضرورت نہیں رہتی

پاکستان کی ساکھ قائم کرنے اور اس کے عزت و وقار کو چار چاند لگانے میں آپ نے یقیناً بے مثال کارنامہ سرانجام دیا ہے

قومی وملی اور اسلامی خدمات پر چوہدری ظفر اللہ خان کو "السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان" کا خراجِ عقیدت

" سلامتی کونسل میں آپ نے جس طریق پر کشمیر کا معاملہ پیش کیا ہے ۔ اس سے ہندوستانی فریب کا پردہ اچھی طرح چاک ہو گیا ہے ۔ وہاں آپ نے کمال بے جگری سے کشمیر کی جنگ لڑی ہے اور یہ ثابت کر دکھا کر کہ جارحانہ اقدام کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی آپ اس جنگ میں فتحیاب رہے ہیں ۔ آپ قائد اعظم مرحوم کی طرح جھکنا نہیں جانتے ۔ اور اس فتح کے قابل ہی نہیں جو گر نصیب ہو" ـــ ان الفاظ میں السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی قومی و ملی اور اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو دل سے خراج عقیدت پیش کیا تھا ۔ ذیل میں معاصر مذکور کا پر زور مقالہ (اردو میں) مطالعہ فرمائیے :-

" سلامتی کونسل میں وہ وقت بھی نہایت نازک وقت تھا جب "اسرائیل" کے معاملے پر بحث ہو رہی تھی ۔ بڑی طاقتیں اس حکومت کو ہر طور نوازنے پر تلی ہوئی تھیں ۔ جو صیہونی دہشت انگیزی کی بدولت معرض وجود میں آئی تھی ۔ ہر قابل ذکر آدمی بول چکا تھا ۔ اور بولا بھی تھا دنیائے عرب کے مفادات کے سراسر خلاف ۔ عربوں کے ترجمان بھی اپنے خیالات کا اظہار کر چکے تھے ۔ لیکن ان بے چاروں پر وہی مثل صادق آ رہی تھی ۔ کہ نقار خانے میں طوطی کی صدا کون سنتا ہے ۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بڑی طاقتوں کے بلند بانگ غلغلہ میں ان کی کمزور آواز دب کر رہ گئی ہے ۔

طویل القامت ۔ نحیف الجثہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان بحث کے دوران میں خاموش بیٹھے دیکھ رہے تھے ۔ انہوں نے ایک لفظ نہ کہا اور نہ ہی کچھ کہنے کا ارادہ تھا کیونکہ وہ اس مسئلہ پر جو کچھ کہنا چاہتے تھے پہلے ہی کہہ چکے تھے ۔ انہیں نظر آ رہا تھا ۔ کہ جب سلامتی کونسل دل میں پہلے ہی فیصلہ کر چکی ہے ۔ تو پھر اسے قائل کرنے کی کوشش بے سود ہے

فن خطابت کی ضوفشانی

لیکن اس وقت عربوں کے بعض نمائندے جو دیکھ رہے تھے ۔ کہ ہمارے وزیر خارجہ بحث کے دوران میں خاموش بیٹھے ہیں آپ کے پاس آئے اور (ایک مرتبہ پھر) عربوں کا معاملہ پیش کرنے کی درخواست کی ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے تقریر کے لئے کوئی تیاری نہیں کی تھی ۔ ہاں ہم وہ عرب نمائندوں کو مایوس بھی نہیں کرنا چاہتے تھے ۔ ادھر تقریر تیار نہ ہونے کے علاوہ طبیعت بھی قدرے ناساز تھی ۔

ایک لمحہ تذبذب کے بغیر آپ بیٹھے سٹیج کی طرف بڑھے ۔ اس کے بعد مسلسل دو گھنٹے تک سلامتی کونسل کی فضا فن خطابت کی ضوفشانی سے جگمگ جگمگ کرتی رہی ۔ عرب نمائندوں نے باتفاق رائے تسلیم کیا کہ جس دلنشین انداز اور پُر زور طریق پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ان کا معاملہ پیش کیا ہے ۔ اس زوردار طریق پر دوسرا کوئی شخص پیش نہیں کر سکتا دو گھنٹے تک یوں معلوم ہوتا تھا کہ دلائل و براہین کا ایک دریا ہے جو اُمڈا چلا آتا ہے ۔ اس تمام عرصہ میں وہ چند صیہونی نمائندے جو پچھلی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے تلملاتے اور بل کھاتے رہے وہ منہ

عمدہ ٹائیٹل والا خاص نمبر

خاتم النبیین نمبر کے متعلق بعض احباب کی طرف سے مطالبہ ہوا ہے ۔ کہ کچھ تعداد کا ٹائیٹل عمدہ کاغذ پر طبع کرا دیا جائے ۔ سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ خاتم النبیین نمبر کا خاص سرورق والا پرچہ ۸ آنے میں مل سکے گا ۔ احباب کرام مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر مطلع فرمائیں

(منیجر)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"مسلمانوں کو علماء کے فتووں پر بھروسہ نہ کرنا چاہئیے!"

آجکل کے علماء کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے مولوی ظفر علی صاحب والد ماجد مولوی اختر علی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"مسلمانوں کو علماء کے فتووں پر بھروسہ نہ کرنا چاہئیے ..... علماء کے فتووں نے ترکوں اور خانہ خدا پر گولیاں چلوائیں اور وہ کچھ کیا جو ایک سچا مسلمان کسی حالت میں گوارا نہیں کر سکتا"۔

(اخبار دور جدید یکم جون ۱۹۳۶ء)

مسجد مبارک ربوہ کے لئے کلاک اور دریوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے ابھی تک پوری تعداد میں دریاں وصول نہیں ہوئیں۔ مسجد مبارک ۱۲۰ فٹ لمبی ہے اور قریباً ۵۴ فٹ چوڑی تین قطاریں ابھی تک خالی ہیں۔ ۳۰ فٹ لمبی اور چار فٹ چوڑی دری ۱۲ عدد درکار ہیں قیمت فی دری قریباً ۶۰-۷۰ روپے کے درمیان ہے۔ نیز مسجد مبارک کیلئے ایک بڑے کلاک کی ضرورت ہے مسجد کی لمبائی چوڑائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ۲۴ انچ ڈائل والے کلاک کی ضرورت ہے۔ مخیر احباب اور خواتین سے درخواست ہے کہ اس طرف جلد تر توجہ فرمائیں۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ باقاعدہ مسجد مبارک میں نماز ادا فرماتے ہیں۔ اگر کوئی دوست قیمت ارسال کرنا چاہیں تو ناظر تعلیم و تربیت ربوہ کے نام پر رقوم ارسال کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

خدام - بارھواں ۱۲ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہمارا بارھواں سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم و ۲ نومبر ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع نوجوانوں کی عملی تربیت کا مظہر ہوتا ہے۔ خدام اس میں اپنی علمی اور عملی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو ابھی سے تیاری کرنا چاہیئے۔

اجتماع پر اخراجات کے لئے مرکز کو چار پانچ ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت تک مرکز میں صرف سوا صد روپیہ موصول ہوا ہے۔ زعماء اور قائدین حسب شرح چندہ اجتماع کی وصولی کر کے جلد دفتر میں بھجوا دیں تاکہ دفتر کما حقہ وقت پر اشیاء خرید سکے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے کہ ملک اکبر علی صاحب مینیجر مکتبہ تحریک انارکلی لاہور بعض دوستوں سے روپیہ قرض لے کر اپنی تجارت میں لگاتے ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی سودا جو وہ کریں گے سلسلہ اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ نقصان کے وہ ذاتی طور پر ذمہ دار ہوں گے۔

وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ

مخالف و موافق لٹریچر

قبل ازیں ہماری طرف سے اخبار الفضل کے ذریعہ احباب سے درخواست کی گئی تھی کہ سلسلہ یا افراد سلسلہ کے خلاف یا تائید میں جو لٹریچر شائع ہو چکا ہے یا آئندہ شائع ہو ہمیں لائبریری میں ریکارڈ کے لئے اس کی ضرورت ہے اس لئے احباب ایسا لٹریچر ہمیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ بہت کم احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے اس لئے پھر یہ درخواست کی جاتی ہے کہ ایسا لٹریچر بصورت اصل پرچہ یا کٹنگ پتہ ذیل پر بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

انچارج خلافت لائبریری ربوہ

تبدیلی اوقات دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۱۶ جولائی ۵۲ء سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے اوقات صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک اور پھر ۲ بجے سے ۴ بجے تک ہو گئے ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ولادت محمود فاروق صاحب ولد ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا کو اللہ تعالیٰ نے بروز منگل دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

سے پہلے بھی ایک تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ آپ کو قائد اعظم کی جانب سے بونڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کا معاملہ رکھنے کی ہدایت کی گئی تھی لیکن آپ نے اپنے "حضرت صاحب" کی خواہش کے مطابق قادیان کا کیس علیحدہ طور پر پیش کر دیا جس سے ہندوستان کے وکیل سیتلواد کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ اگر قادیانیوں کو خارج کر دیا جائے تو گورداسپور کے مسلمان اقلیت میں رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ ریڈ کلف بھی اس دلیل سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہا اور نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان کو گورداسپور سے محروم رہنا پڑا"۔ (زمیندار ۱۹ اجولائی ۱۹۵۲ء)

یہ الزامات "زمیندار" اور احراری اخبار "آزاد" نے کئی بار دہرائے ہیں۔ حالانکہ حکومت پاکستان اس کی واضح اور قاطع تردید اپنے بیان مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۲ء میں ان الفاظ کر چکی ہے:-

"چودھری محمد ظفر اللہ خاں پر بالکل غلط اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں"

حکومت پاکستان کا اہم اعلان

حکومت پاکستان کی طرف سے چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب پر بعض حلقوں کی طرف سے عائد شدہ الزامات کی تردید میں جو بیان جاری کیا گیا ہے اس کا مکمل متن حسب ذیل ہے:-

کراچی ۷ مئی۔ حکومت پاکستان کو گذشتہ چند ماہ میں وقتاً فوقتاً ان الزامات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو بعض اردو اخبارات میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کے مقدمہ کی وکالت کرتے ہوئے موصوف نے اس امر پر اصرار کیا کہ انہیں احمدیہ فرقہ کی وکالت کرنے کا بھی موقعہ دیا جائے اور انہوں نے کمیشن پر زور دیا کہ قادیان کو ایک کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اور بتایا کہ احمدی عام مسلمانوں سے علیحدہ ایک فرقہ ہیں۔ ان الزامات کی بناء پر یہ نتیجہ نکالا گیا کہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے احمدیہ فرقہ کی حمایت میں آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا یہ موقف ضلع گورداسپور کے مسلمانوں کے فیصدی تناسب میں کمی کا موجب بنا۔ جس کی وجہ سے اس ضلع کو مسلم اکثریت کے ضلع کی بجائے مسلم اقلیت کا ضلع شمار کیا گیا اور تقسیم کے فیصلے میں اسے پاکستان میں شامل کرنے کی بجائے جیسا کہ اسے ہونا چاہیئے تھا بھارت میں شامل کر لیا گیا۔

حکومت پاکستان کو ان الزامات پر سخت حیرت ہے کیونکہ یہ ان واقعات کے قطعی خلاف ہیں جو حکومت کے علم میں ہیں۔ اس کے باوجود حکومت پاکستان نے ان الزامات کی پوری تحقیقات کی اور اس تحقیقات سے اس کا یہ یقین اور پختہ ہو گیا کہ یہ الزامات بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے احمدیہ فرقہ کی باؤنڈری کمیشن کے سامنے نہ تو وکالت کی نہ اس فرقہ کی طرف سے بحث کی۔ نہ انہوں نے کسی حیثیت سے کمیشن کے سامنے ایسے دلائل پیش کئے اور نہ کبھی وہ بیانات دیئے جو ان سے منسوب کئے جاتے ہیں"۔

(معتمد کابینہ حکومت پاکستان)

حکومت کو اگر پاکستان کی ایک نہایت وفادار اور مرکز ور جماعت کی پاسداری ملحوظ نہیں تو کم سے کم اسے اپنے وقار کا تو احساس ہونا چاہیئے۔ کیا کوئی حکومت جس کے واضح بیانات کی اس طرح توہین کی جائے خاموش رہ سکتی ہے اور اس کو برداشت کر سکتی ہے*

منشی سراج الدین صاحب کی شہادت حق

ہم ان کو پکا مسلمان سمجھتے تھے

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۶ مئی کو صبح لاہور میں انتقال فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی اور الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہ ہوئی مگر ہم ان کو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے"۔ (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء

بات کا بتنگڑ

معذرت پناہ روزنامہ "زمیندار" کے مسئول میاں اختر علی خان صاحب نے ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں یہ اعلان نمایاں طور پر شائع کیا ہے:-

"چودھری ظفر اللہ خان کے خطوط کا عکس کل سے بالاقساط "زمیندار" میں شائع ہوگا

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان پاکستان کے روپیہ سے یورپ اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں — ؟ اس الزام کا قطعی ثبوت سر ظفر اللہ خان کے ان خطوط سے مل گیا ہے۔ جو خطوط سر ظفر اللہ امریکہ سے اپنی جماعت کے ایک فرد کو لکھتے ہیں۔ ہم نے ان خطوط کا عکس حاصل کر لیا ہے۔ اور یہ عکس بالترتیب "زمیندار" میں کل سے شائع کئے جا رہے ہیں۔

"یقیناً" آپ ان خطوط کو پڑھ کر حیران ہوں گے کہ کس طرح چوہدری ظفر اللہ خان پاکستانی روپیہ کو ممالک غیر میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے صرف کرتے رہے ہیں۔

"آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے سر ظفر اللہ خان کو ایک خط لکھا گیا کہ پاکستان کا ایک مقتدر افسر امریکہ آ رہا ہے۔ آپ کو اس کے امریکہ پہونچنے تک امریکہ میں ٹھہرنا چاہیئے۔ لیکن سر ظفر اللہ نے جواب دیا۔ کہ وہ "امیر المومنین" یعنی مرزا بشیر الدین محمود کی اجازت کے بغیر امریکہ مزید قیام کرنے سے معذور ہیں۔ اگر حکومت چاہتی ہے کہ میں کچھ عرصہ اور امریکہ ٹھہروں۔ تو اسے مرزا بشیر الدین محمود سے اس کی اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔

پاکستان حکومت کے ایک ملازم کا پاکستان گورنمنٹ کو یہ جواب صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ حکومت کی ہدایات کے مقابلہ میں مرزا بشیر الدین محمود کی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔

— اس سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ظفر اللہ خان کی وفاداری حکومت پاکستان سے کہاں تک ہے؟

"آپ ان تاریخی دستاویزات کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے۔ ان دستاویزات کی اشاعت قصر قادیانیت کی بنیادوں کو متزلزل کر کے رکھ دے گی۔ دنیا پر قادیانی دجل و فریب آشکار ہو جائے گا

کل سے "زمیندار" کے چار پرچے ہر لحاظ سے تاریخی حیثیت کے حامل ہونگے۔

ان کا ہر مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔"

(روزنامہ زمیندار ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

اس اعلان کے آخری فقرے ملاحظہ ہوں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب میاں اختر علی خان صاحب واقعی کوئی بڑا اہم انکشاف کرنے والے ہیں۔ جس سے واقعی دنیا میں تہلکہ مچ جائے گا۔ یہ اشتعال انگیزی کا طریق ایسا ہے جس سے یقیناً ملک کی موجودہ فضا میں آتشگیر مادہ پھیل سکتا ہے۔ اگر ہماری حکومت ایسے ننگ صحافت جرائد کا منہ بند نہیں کر سکتی۔ اور انہیں اجازت دیتی ہے کہ بات کا بتنگڑ بنا کر محض الفاظ کی سحر کاری سے عوام میں ایک جماعت کے خلاف منافرت پھیلائیں۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ حکومت اپنا فرض ادا نہیں کر رہی ذیل میں پہلا خط جس کا عکس روزنامہ "زمیندار" نے اپنی اشاعت ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء میں اپنے اعلان متذکرہ بالا کی تکمیل میں شائع کیا درج کرتے ہیں:-

۲۹-۹-۴۷

پیارے بشیر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں بفضل اللہ ۱۲ کو قبل دوپہر بخیریت یہاں پہونچ گیا تھا۔ ۱۴ کی صبح کو ناشتہ دمشق کیا۔ دوپہر کا کھانا استنبول کھایا۔ شام کا کھانا لنڈن چوہدری محمد اشرف کے ہاں۔ اسی موقعہ پر مسجد والوں کو حالات سے آگاہ کیا۔ رات ہوٹل میں بسر کی۔ ۱۵ کی دوپہر کو لنڈن سے روانہ ہوئے۔ شام کو Iceland پہونچے۔ شام کا کھانا یہاں کھایا انجن میں نقص ہونے کی وجہ سے ۵ گھنٹے یہاں ٹھہرنا پڑا۔ نصف شب یہاں سے روانہ ہو کر دوسرے دن قبل دوپہر نیویارک پہونچ گئے۔ ۱۹ کو میں اپنے معائنہ کے لئے بوسٹن گیا۔ اور ۲۲ کو یہاں واپس آ گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی رپورٹ بحمد اللہ تسلی بخش ہے۔ یہاں پہونچتے ہی میں نے خلیل احمد ناصر کو فون کیا تھا۔ انہیں ان دنوں تعطیل تھی۔ وہ ۱۷ کی صبح کو یہاں پہونچ گئے پرسوں شام واپس شکاگو گئے ہیں U.N.O کی کارروائی میں ابھی تک ہم استحقاقاً کوئی حصہ نہیں لے سکے۔ کیونکہ ابھی ہمارے داخلہ کی رسوم مکمل نہیں ہو سکیں۔ کل انشاء اللہ ہمارا داخلہ ہوگا۔

موسم یہاں بہت خوشگوار ہے۔ اور باقی حالات بھی اچھے ہیں۔ لیکن قادیان کے حالات کی وجہ سے ہر وقت بہت پریشانی رہتی ہے۔ اور تمام وقت بے چینی میں گزرتا ہے۔ ابھی تک مجھے گھر سے بھی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میں نے یہاں کا پتہ دوسری طرف لکھ دیا ہے۔ آپ فوراً تفصیلی خط لکھیں اور متواتر دو تین دن کے وقفہ پر لکھتے یا لکھواتے رہیں۔ تاکہ جماعت اور قادیان اور اپنے عزیزوں کے متعلق مجھے پوری اطلاع ملتی رہے۔ عام Air Letter پر ۲ ر کا زائد ٹکٹ لگا دیا جائے تو یہاں خط مل جاتا ہے۔

اعجاز کو پیار اور معظم، واحد نصیر اور عطاء اللہ کو سلام اور پیار۔ احمد کو سلام عزیزان کو پیار اللہ تعالیٰ تم سب کا حافظ و ناصر ہو آمین

والسلام۔ خاکسار ظفر اللہ خان۔

(روزنامہ زمیندار ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء)

ہمیں فی الحال اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہنا کہ روزنامہ "زمیندار" نے خط آئینی طور پر حاصل کیا ہے یا نہیں۔ اور کس کی اجازت سے اسے شائع کیا ہے۔ قانوناً وہ کہاں تک۔ ان امور کے متعلق جواب دہ ہے۔ یہ تو دیکھنے والے دیکھیں گے۔ ہمیں یہاں اس وقت صرف اس قدر عرض کرنا ہے۔ کہ اس خط میں وہ کونسا خطرہ ملک و قوم کے لئے موجود ہے۔ جس کے لئے زمیندار نے اتنا اور پر غلغلہ خطرے کا بگل بجایا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا حکومت کا یہ فرض نہیں ہے کہ دیکھے کہ بات کا بتنگڑ بنا کر اشتعال انگیزی کرنا۔ اور ملک کی پہلے ہی سے مشتعل فضا میں لفظوں کا اس طرح آتشگیر مادہ پھیلانا جس سے عوام میں ایک مذہبی جماعت کے خلاف منافرت پھیلانے کے سوا اور کوئی مقصود نہ ہو قانوناً جرم ہے اور ایسے جرائد کی کماحقہ گوشمالی کرے۔ جو اس طرح ملک میں بد امنی اور انارکی کے جذبات کو ہوا دے رہے ہیں۔

حکومت کا فرض ہے کہ زمیندار کے خطرناک اعلان اور اس خط کا موازنہ کر کے دیکھے۔ اور معلوم کرے۔ کہ آیا ایسے آثار خط اس اعلان کی خطرناکی کا متحمل ہے۔ جو روزنامہ زمیندار نے اپنی اشاعت ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء میں نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ اس خط میں بے شک قادیان کا ذکر بھی آیا۔ یہ وقت وہ ہے جب احمدیوں کی امیدوں کے خلاف احراریوں کی قوم فروشانہ حرکات کی وجہ سے ضلع گورداسپور جس میں قادیان ہے ناجائز طور پر بھارت میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس وقت قادیان میں حالات سخت نازک ہو رہے تھے۔ اور اگر میاں اختر علی کو یاد ہے تو خود "زمیندار" میں احمدیوں کی بہادری کی تعریفیں شائع ہوئی تھیں۔ اگر چودھری ظفر اللہ خان نے قادیان کے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تو اس میں میاں اختر علی خان کے لئے کیا خطرہ پنہاں ہے۔ کیا قادیان کا ذکر نہ کرتے تو چوہدری ظفر اللہ خان کرم آباد کا ذکر کرتے۔

یہ نہایت ہی شرانگیزی کی کہ ایک بے آزار خط کو خطرہ کا بگل بجا کر جس سے ملک میں وحشت ناکی پیدا ہو سکتی ہے شائع کیا جائے۔ ہم حکومت کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ ایسی شرارتوں کا جلد سدباب کرے گی۔

کیا حکومت ایکشن لے گی؟

میاں اختر علی خان نے روزنامہ "زمیندار" ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء میں ایک کھلی چٹھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے نام بھی شائع کی ہے۔ جو سراپا کذب و افترا سے بھری ہوئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تخریب و تخویف پر مشتمل ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی ذات پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ سوائے میاں اختر علی جیسے انسان کے جیسا کہ وہ کذب میں معروف و متعارف ہے۔ اور کوئی نہیں لگا سکتا۔ اسلامی دنیا جس کی تعریفوں سے گونج رہی ہے۔ اس پر فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی وغیرہ کے الزامات لگانا کسی پرلے درجے کے شپرہ چشم ہی کا کام ہے۔ اس کے متعلق تو ہمیں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ

سورج پر خاک اڑانے والے کے سر پر ہی پڑتی ہے۔

البتہ ایک بات جس کے متعلق حکومت کو فوری ایکشن لینا چاہیئے۔ وہ اس کھلی چٹھی کی مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

"ان حالات میں پاکستان کے عوام آپ سے کس بھلائی اور خیر خواہی کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ انکو اس

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

بزرگانِ احرار ــــ اور ــــ خوردانِ احرار

روزنامہ انقلاب کا ایک تاریخی مضمون!

"بزرگان احرار" اور "خوردان احرار" روز بروز اخلاق و شرافت کا جامہ اتار کر ننگے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور کچھ عجیب نہیں۔ کہ عوام مستقبل قریب میں "بڑے مولوی صاحب" (مولوی بخاری عطاء اللہ شاہ عطائی) کو بازاروں میں ننگ دھڑنگ گھومتے دیکھیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے شرافت اور انسانیت کا جامہ اتار پھینکا۔ ان سے ظاہری لباس اتار دینا بھی کچھ بعید نہیں۔

ہندوستان اور اسلام کے جلیل القدر فرزند فضل حسین مرحوم و مغفور کے انتقال پر ان کے اشد شدید مخالفوں نے بھی دلی رنج و افسوس کا اظہار کیا۔ اور اس حادثہ کو مسلمانوں اور ہندوستانیوں کے لئے نقصان عظیم سے تعبیر کیا۔ یہاں تک کہ گاندھی جی۔ مالوی جی۔ بھولا بھائی ڈیسائی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی مرحوم کی بے نظیر قابلیت اور وطن پرستی کو خراج تحسین ادا کیا۔ لیکن ملک بھر میں ایک ہی بدبخت طائفہ احرار ہے جس کے کسی فرد نے بھی نہ مرحوم کے جنازے میں شرکت کی اور نہ ان کے انتقال پر دو آنسو بہائے۔

جس پہلو سے بھی دیکھیئے۔ آپ کو اس امر کے نہایت روشن ثبوت مل جائیں گے۔ کہ احرار نے حضور آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک قویم اور صراط مستقیم سے منحرف ہونے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ حضور کا ارشاد تھا۔ کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ یوں مل جائیں۔ کہ بنیان مرصوص بن جائیں۔ احرار کی ساری زندگی مسلمانوں ہی میں تفرقہ انگیزی کی ایک داستان ہے۔

حضور کے اخلاق کا یہ عالم تھا۔ کہ عمر بھر میں کسی کافر و مشرک کو بھی حضور کی زبان سے کوئی دلآزار کلمہ سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن احرار اپنی ہر تقریر میں مسلمانوں کو مغلظات سناتے ہیں۔ اور ان کی دلآزاری میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔

حضور کا ارشاد یہ تھا کہ مرنے والوں کا ذکر ہمیشہ نیکی کے ساتھ کرو۔ اور متوفیوں کو گالی نہ دو۔ لیکن احرار کا شیوہ یہ ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے جلیل القدر مسلمانوں کو ان کے مرجانے کے بعد بھی بے تکلف گالیاں دیتے ہیں۔ اور ان کے خلاف بدگوئی سے باز نہیں آتے

آجکل بعض مقامات سے شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ جب کوئی قادیانی فوت ہو جاتا ہے تو احرار اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ بلکہ میت پر پکٹنگ کر دیتے ہیں۔ جنوبی ہند سے ایک نہایت ہولناک اطلاع موصول ہوئی۔ کہ کسی مقام پر ایک قادیانی خاتون کا انتقال ہو گیا۔ جس کی میت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دی گئی۔ بعض احراریوں کو معلوم ہوا۔ تو ان بدبختوں نے راتوں رات اس عفیفہ کی نعش اکھاڑ کر اس کے مکان کے دروازے کے ساتھ لاکر کھڑی کر دی۔

صبح کے وقت جب میت کے اعزا نے یہ ہولناک منظر دیکھا ہوگا۔ تو ان پر کیا گذری ہوگی اس کا اندازہ آپ خود کر لیجئے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہی اسلام ہے؟ اور کیا اس قسم کی حرکات کا حضور سرور کائنات کی تعلیم کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔

پچھلے دنوں ایک ہندو بزرگ نے ایک بات کہی۔ جسے سن کر ہمارا شرم سے یہ حال ہوا۔ کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں وہ کہنے لگے۔ "صاحب آپ کا مذہب بھی عجیب ہے۔ ہمارے ہاں دیکھ لیجئے۔ آریوں اور سناتن دہرمیوں میں بنیادی اختلاف ہے۔ لیکن آریہ ہو یا سناتن دہرمی ہو۔ جینی ہو۔ سکھ ہو کوئی بھی ہو۔ ہر شخص اپنے عزیزوں کی نعشیں شمشان بھومی میں لے جاتا ہے۔ اور وہیں جلا دیتا ہے۔ آج تک کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ لیکن آپ کے ہاں بعض لوگ مرنے والے کی مٹی خراب کرنے سے بھی نہیں شرماتے اور اسے قبرستان میں جگہ نہیں دیتے۔"

سچ یہ ہے کہ اسلام اور شارع اسلام کے اخلاق عظیم کو بدنام کرنے میں احراریوں نے جس قدر حصہ لیا ہے شاید ہی کسی مسلمان کہلانے والی جماعت نے لیا ہو۔ میاں فضل حسین مرحوم نے سالہا سال تک ان بدزبانوں کی گالیاں سنیں اور قطعاً کوئی جواب نہیں دیا۔ صبر اور خاموشی سے کام لیا۔ کیا کوئی احراری کہہ سکتا ہے۔ کہ میاں صاحب مرحوم نے کبھی اپنے کسی مخالف کو گالی دی؟

لیکن یہ لوگ اس عظیم الشان انسان کے مرنے کے بعد بھی اپنی بدفطرتی سے باز نہیں آتے۔ آخر مسلمان کب تک لفنگوں کی اس ٹولی کو برداشت کرتے رہیں گے؟

طائفہ احرار کی پستی اخلاق کا اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا۔ کہ میاں فضل حسین مرحوم و مغفور کے جنازے پر دس ہزار مسلمان آناً فاناً جمع ہو گئے لیکن احرار لیڈروں اور کارکنوں میں سے کوئی بھی وہاں نہ پہنچا۔ بلکہ اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے رنگ رلیاں مناتے رہے۔ اور ٹیلیفون پر بعض لوگوں کے ساتھ اس موت کا ذکر کر کے قہقہے لگاتے رہے۔ اللہ اکبر! اگر یہی احرار کا اسلام ہے تو اللہ ان کے فتنے سے ہر فرزند اسلام کو محفوظ رکھے

مسجد خیر الدین امرتسر میں "بڑے مولوی صاحب" اور "بڑے شاہ صاحب" نے ۸ رجولائی کو جو تقریریں فرمائیں۔ وہ بھی اخلاق اسلامی کا بہترین آئینہ تھیں "بڑے مولوی صاحب" کے چند مقدس فقرے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ہمارے مخالف اول درجے کے منافق اور جہنمی ہیں

۲۔ ظفر علی ملعون بدمعاش ہے۔ اس نے اور تارا سنگھ نے مل کر پنجاب اسمبلی کے ممبر بننے کے لئے شہید گنج کا جھگڑا پیدا کیا۔ یہ دونوں بدمعاش اپنی فطرت میں یکساں ہیں

۳۔ ظفر علی اور تارا سنگھ میں اتنا فرق ہے۔ کہ ایک کے سر پر کیس نہیں۔ لیکن باطناً وہ بھی سکھ ہے۔ ان دونوں سکھوں کی ڈاڑھیاں آپس میں باندھ کر دونوں کا منہ کالا کر کے گدھوں پر سوار کر کے سارے ملک میں پھرانا چاہیئے۔ اور اوپر سے جوتوں کی بارش کرنی چاہیئے۔

۴۔ ظفر علی خان خوفناک سؤر ہے جو ہماری فضا کو ناپاک کر رہا ہے۔ اس کو تباہ کر دو۔ شریعت میں سؤر کو مارنا جائز ہے۔

یہ بڑے مولوی صاحب کے ارشادات مقدسہ تھے۔ اب "بڑے شاہ صاحب" کے ملفوظات طیبات سن لیجئے۔

۱۔ فضل حسین اور ظفر علی دو مکار سیاست دان تھے جب ان کی دوکانداری چمک گئی۔ اور دونوں قوم کو لوٹ چکے اور احرار کی مخالفت کا وقت آیا۔ تو باہم مل بیٹھے۔

۲۔ اس بوڑھے شیطان (مولانا ظفر علی خان) کا مسکن ساتواں جہنم ہے۔ اس کا ٹھکانا درک الاسفل ہے۔ ظفر علی کی کوشش سے مجھے مختلف مقامات پر قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں۔ لیکن خدا نے مجھے اپنے رسول کی طرح بچا لیا۔ دشمن اندھے ہو گئے اور ان کی آنکھوں میں جہنم کی خاک جھونک دی گئی۔

۳۔ خدا اس بوڑھے منافق کو برباد کرے۔

ہم اپنے دشمنوں سے چن چن کر بدلہ لیں گے منظم ہو جاؤ۔ دشمنوں کو کچل دو۔ امن کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (سبحان اللہ اس عدم تشدد پر قربان مدیر انقلاب)

۵۔ انشاء اللہ ہم بدزبان اور بدباطن مانسہروی (حضرت مولانا محمد اسحق) کی طرح کسی قسم کی بکواس نہ کریں گے۔

(روزنامہ انقلاب لاہور ۲۷ رجولائی ۱۹۳۷ء)

الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

ہر محب وطن پاکستانی موجودہ احراری ایجی ٹیشن کے اسباب جاننے کیلئے روزنامہ الفضل لاہور کے مطالعہ کا اشتیاق رکھتا ہے اور الفضل کی خریداری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم نے احباب کی خواہش کی تکمیل کیلئے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ضروری مضامین یکجائی طور پر خاتم النبیین نمبر کی صورت میں شائع کئے جائیں تاکہ وقت کی اہم ضرورت پوری ہو سکے آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے خاص نمبر میں آپ کا اشتہار کس قدر مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ عام اشاعت کے علاوہ یہ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول و عرض میں اشاعت پذیر ہوگا اسلئے آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور بواپسی اپنے اشتہار کا مسودہ اور اجرت اشتہار ارسال فرما کر اس نمبر میں جگہ ریزرو کرا لیں۔ وقت بہت کم ہے اور یہ پرچہ ۱۲ رجولائی ۱۹۵۲ء کو تیار ہو کر پریس میں چلا جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) اس لئے مسودہ یا چربہ اشتہار اور اجرت اشتہار بھجوانے میں فوری اقدام کر کے اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خاص موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

(منیجر اشتہارات الفضل لاہور)

احراری کانگرس کے زرخرید تھے انہوں نے پوری طاقت سے پاکستان کی مخالفت کی

آج بھی وہ اپنے پرانے آقاؤں کے اشارے پر ملک میں انتشار پھیلا رہے ہیں

رسالہ نئی روشنی کراچی کا مقالہ

پاکستان کی سالمیت کو جن شخصیتوں سے خطرہ پہنچ سکتا ہے۔ حکومت نے ان کی باگ ڈور بہت ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے۔ اور حکومت اعلیٰ ان کی ریشہ دوانیوں سے قطعی بے خبر ہے۔ تقسیم کے وقت ہندوؤں نے پاکستان میں اپنے بعض ایجنٹوں کو اس لئے چھوڑا تھا۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً ملک کے اندر انتشار بے چینی اور اضطراب پھیلاتے رہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے وہ ایجنٹ کون ہیں؟

کیا اس سے کوئی انکار کر سکتا ہے۔ کہ تحریک پاکستان کے خلاف کانگرس کے دوش بدوش چلنے والی جماعت کیا احرار کی جماعت نہ تھی؟ کیا کوئی اس سے انکار کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ احرار نے پاکستان کی مخالفت میں اپنی تمام طاقت اور زور ختم نہیں کیا؟ کیا اس سے انکار کی کوئی جرأت کر سکتا ہے کہ احراری کانگرس کے زرخرید نہ تھے؟ ایسی حالت میں جبکہ احراریوں کی پوری جماعت اور اس کے ورکر پاکستان میں رہ گئے تو ان کی طرف سے حکومت کا مطمئن ہو جانا کن وجوہات کی بناء پر ہے۔

کیا وہ سیاہ قلوب جو برسوں کفر کے ساتھ مل کر تخریب اسلام کرتے رہے، کیا وہ شخصیتیں جن کی کانگرس پرورش کرتی رہی۔ پاکستان کے قیام کے بعد اپنے آقاؤں کو چھوڑ سکتی ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

آپ بھولے نہیں۔ کچھ زیادہ عرصہ کی بات بھی نہیں ہے۔ قائد اعظم پاکستان کی جدوجہد کر رہے تھے۔ پاکستان ملنے کی ان کو بشارت ہو چکی تھی۔ اس کے باوجود قائد اعظم چاہتے تھے۔ کہ غیر منقسم ہند کی وہ تمام مسلم جماعتیں جو کانگرس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی طاقت کو کمزور کر رہی تھیں۔ مسلم لیگ کے ساتھ مل کر پاکستان حاصل کریں۔ ان تمام مسلم جماعتوں کو متحد کرنے کے لئے قائد اعظم نے حسب ذیل اپیل بھی کی تھی۔ قائد اعظم کی اپنی زبان کے الفاظ یہ تھے۔

"ہم مسلمانانِ ہند اس بات کا پختہ عزم کر چکے ہیں۔ کہ اس برعظیم کے شمال اور مشرقی گوشوں میں اپنی آزاد اور خود مختار حکومت قائم کر کے اپنی قومی آزادی حاصل کریں گے۔ اس لئے میں ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ قومی مقصد اعلیٰ یعنی پاکستان کے حصول کا عزم کرے۔ ہمارے لئے یہ زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ ہم یا تو پاکستان حاصل کریں گے۔ ورنہ مٹ جائیں گے آیئے آج ہم ذہنی اور روحانی طور پر بھی متحد ہو جائیں۔ ہم ایک مضبوط قوم کی طرح متحد ہو کر آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جائیں۔ اور اپنی اس تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مستحکم اور طاقتور بنائیں"۔

ایک دوسرے موقع پر قائد اعظم نے حسب ذیل صاف اور کھلے الفاظ میں اپیل کی۔ یہ اپیل پاکستان کا اعلان ہونے سے صرف چند ماہ پہلے کی ہے۔

"ایسے نازک حالات میں اسلامیانِ ہند سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ آنے والے خطرے کو محسوس کریں۔ اور اپنے اختلافات کو بھول جائیں۔ شانہ سے شانہ ملا کر سارے ملک میں متحد اور منظم ہو جائیں۔ اس موقع پر میں خصوصیت سے جمعیۃ العلماء ہند۔ مجلس احرار اور مسلم مجلس سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اسلام کی فلاح و سربلندی کی خاطر متحد ہو جائیں۔ اور مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو جائیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر ہم متحد اور منظم ہو کر مقابلہ کے لئے کمربستہ ہو کر اور مسلم لیگ کے پرچم تلے اکٹھے ہو جائیں۔ تو مخالفین کی تمام طاغوتی سازشوں کو بُری طرح ناکام بنا دیں گے"۔

یہ قائد اعظم کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ میں قائد اعظم نے مجلس احرار۔ جمعیۃ العلماء اور مسلم مجلس سے اتحاد کی اپیل اور درخواست کی ہے۔ آپ اس پر بھی غور فرمایئے۔ کہ قائد اعظم نے متحد ہونے کے لئے صریحاً اسلام کی فلاح اور سربلندی کا واسطہ دیا ہے۔ مگر غدارانِ اسلام۔ مذہب فروش اور کانگرس کے زرخرید غلاموں نے اسلام کے نام پر اتحاد کی اپیل کو ٹھکرایا۔ جمعیۃ العلماء۔ مجلس احرار اور مسلم مجلس کوئی بھی مسلم لیگ کے پرچم تلے اور قائد اعظم کی قیادت میں نہ آئے۔

بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ دل کے داغ ہیں۔ اگر یہ غداران ملک و قوم اس وقت کافروں کا ساتھ نہ دیتے۔ تو نہ پنجاب تقسیم ہوتا اور نہ بنگال نہ ہی مسلمانوں کا قتلِ عام ہوتا۔ (باقی صفحہ پر)

درخواست دعا: علی محمد صاحب نجم واقفِ زندگی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے رضی اللہ عنہ

(از مکرم ڈاکٹر نذیر احمدؐ صاحب خلف سردار عبدالرحمٰن صاحب مرحوم)

میرے والد محترم سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے سابق مہر سنگھ رضی اللہ عنہ ۱۸ر جون ۵۲ء کو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہو گئے۔ اور اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وکل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

آپ نے چودہ پندرہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اور ۷۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ۱۸۹۰ء کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے اکثر حصہ زندگی کا قادیان میں گذارا۔ آپ کا جوش تبلیغ اور خدمت اسلام مسلمانوں اور غیر مسلموں میں مشہور ہے۔ صاحب الہام تھے۔ یہاں تک کہ آج بھی کئی احمدی احباب اور غیر مسلم اصحاب اس کے شاہد ہیں۔ مثال کے طور پر خاکسار نذیر احمدؐ کی پیدائش سے پہلے آپ کے پہلے بچے کے ۱۹۰۵ء میں فوت ہو جانے پر آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء وغیرہ کو بتلایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو خوشخبری دی ہے۔ کہ ایک بچہ کی بجائے سات بچے دیئے جائیں گے پہلے بچہ کا نام نذیر احمدؐ ہو گا۔ سو ایسا ہی وقوع میں آیا۔ آپ نے مسلمانوں ہندوؤں۔ سکھوں کو گواہ رکھ لیا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں آپ نے عرض کیا۔ پھر بچہ پیدا ہونے پر مجھے اٹھا کر آپ حضور علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ تو آپ نے میرا نام نذیر احمد رکھا۔

(۲) موضع بھینی متصل قادیان میں ایک دفعہ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے جانب کھارا۔ بھنگواں وغیرہ سے آواز آئی ہے۔ کہ ایک سکھ مسلمان ہو گیا ہے۔ سو ایسے ہی وقوع میں آیا۔ سردار منگل سنگھ صاحب حال ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامپٹی سی۔پی اس سے مراد تھے۔ جو بعد میں مسلمان ہو گئے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ سکھوں سے مسلمان ہو کر ہمیں اسلام کی بدولت الہام کی نعمت عطا ہوئی ہے۔

آپ کے والد صاحب کا نام دسوندھا سنگھ تھا۔ کپور تھلہ ریاست کے رہنے والے تھے۔ والد صاحب کے باقی تمام بھائی لا اولاد فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے میرے والد صاحب کو مسلمان ہونے پر گاؤں سے نکال دیا تھا۔ اور لاوارث کر دیا تھا۔

پورٹ بلیر جزائر انڈمان میں جب آپ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق بطور ہیڈ ماسٹر گئے۔ تو وہاں آپ کے ذریعہ بہت سے نشانات دیکھے۔ مقامی مسجد میں مباحثہ ہوا۔ بہت مخالفت ہوئی۔ بالآخر اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ مقامی عطا کی۔ وہاں کے چیف کمشنر کرنل ڈگلس سے جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ اکثر ملاقات کرتے تھے۔ انہوں نے لنڈن جا کر بیان کیا۔ کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) مذہبی دیوانے ہیں۔ ماسٹر غلام جیلانی بی۔اے۔ بی۔ٹی امرتسری سابق ہیڈ ماسٹر پورٹ بلیر آپ ہی کے ہاتھ سے احمدی ہوئے۔

آپ نے اور میری والدہ صاحبہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی رضی اللہ عنہما نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کئی ماہ گزارے۔ میری والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی خدمت گھر میں صفائی کر کے اور روٹیاں پکا کر سعادت دارین حاصل کی۔ جس کی برکت ہمارا خاندان اب تک اور آئندہ بھی حاصل کرتا رہے گا۔

آپ پانچوں نمازیں آخر عمر تک مساجد میں ادا فرماتے رہے۔ لوگوں کو الصلوٰۃ فی المسجد کی بہت تاکید کرتے تھے۔ تہجد قریباً بلا ناغہ ادا فرماتے تھے۔ بیسیوں کتابیں لکھیں۔ اور خفیف لاگت پر انہیں فروخت کر کے تمام ادیان میں فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اس کی ابتداء اس طرح ہوئی۔ کہ آپ فرماتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ کہ تم مسلمان ہوئے ہو۔ "تم کوئی کتاب اپنے مسلمان ہونے کے متعلق لکھو" اس پر آپ نے ایک کتاب لکھی جس میں شرح و بسط کے ساتھ دلائل حقیقتِ اسلام و احمدیت بیان کئے۔ لکھنے پر آپ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے گئے۔ عرض کیا حضور یہ ہے کتاب اس کا نام تجویز فرمایئے۔ چنانچہ اس کا نام حضور ؑ نے تجویز فرمایا۔ "میں مسلمان ہو گیا" اس کتاب کے ۱۴ حصے لکھے گئے۔ جسے پڑھ کر کئی ہندو سکھ اسلام کے قریب آ گئے۔ آپ نے کتابیں جو لکھیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:- محمدؐ رسول اللہ۔ اسلام کی پہلی کتاب۔ اختیار الاسلام۔ وفات عیسیٰؑ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و علماء زمانہ ۳ حصہ۔ اسلام دیگر نسخہ صاحب۔ انگریزی ترجمہ۔ انگلش کمپوزیشن۔ ایسے رائٹنگ۔ ہسٹری آف انگلینڈ اردو۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے۔ کہ اگر تم فریضہ تبلیغ جاری رکھو۔ تو تمہاری عمر کو ہم بڑھا دیں گے۔ چنانچہ آپ نے آخر عمر تک آخری مہینہ تک اشتہارات شائع کرنے نہ چھوڑے۔

آپ کی اولاد میں سے چھ لڑکے اور چھ لڑکیاں زندہ ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

تحریک جدید کا چندہ ۲۹ رمضان المبارک تک

سو فی صدی ادا کرنیوالے مجاہد

فہرست نمبر ۳

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدوں کی بہ حیثیت جماعت وعدوں اور وصولی کا حساب تمام جماعتوں کو سوائے بیرونی ممالک کے ارسال کیا جا چکا ہے۔ اور ان کے عہدہ داران سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کی ادائیگی کو ۳۱ جولائی تک اول تو سو فی صدی پورا کریں۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالے نے ۳۱ جولائی تک کی ادائیگی کو پہلے وقت میں ادا کر لینا قرار دیا ہے۔ اور اس تاریخ تک ادائیگی کرنا گویا بہترین وقت کے اندر سمجھی جاتی ہے۔ اور اس تاریخ تک کم سے کم ہر جماعت کو اپنا وعدہ اگر وہ سو فیصدی پورا نہ کر سکیں تو کم سے کم ۷۵ فیصدی پورا کرنا چاہیئے۔ ایسی جماعتوں کے نام ۳۱ جولائی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالے کے حضور پیش کئے جاویں گے۔ ساتھ ہی ان کے کام کرنے کارکنان کے نام بھی حضور میں پیش ہوں گے۔ نیز ان احباب کے نام بھی جنہوں نے اس تاریخ تک اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کیا ہوگا۔ اور یہ فہرست انشاء اللہ تعالے شائع ہو گی۔ بیرونی جماعتوں کے لئے یہ لکھا جا چکا ہے کہ وہ ۳۱ جولائی تک وصولی کر کے چندہ تحریک جدید اور مرکزی چندہ کا ½ حصہ بنک مقامی میں جمع کر کے رسید بنک وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو ارسال کر دیں۔ تا کہ ان کا حساب وکتاب باقاعدہ رہے۔ اور بیرونی ممالک کی یہ ادائیگی سابقون الاولون میں شمار ہو گی۔ اور نام حضور میں پیش ہوں گے۔ جن بیرونی احباب کے وعدے سو فی صدی پورے ہو جائینگے ان کے نام شائع ہو سکیں گے۔ پس بیرونی ممالک۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی جماعتیں تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے میں خاص توجہ سے دیں۔

۲۹ رمضان المبارک تک وعدے پورے کرنے والے احباب کی فہرست دفتر اول یہ ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

چوہدری عبد العزیز خانصاحب کاٹھ گڑھی

احمد نگر ۷/-/-

غلام فاطمہ اہلیہ ماسٹر محمد شفیع صاحب بھیرہ ۱۱/-/-

عبد الرزاق صاحب سیکرٹری مال پھلروان ۱۰۰/-/-

شیخ فضل کریم صاحب پراچہ " ۲۰/-/-

چک ۲۷ شمالی سرگودہا کی جماعت میں

چوہدری عبد الحق صاحب کا وعدہ ۱۲۷/-/-

مستری محمد دین صاحب ۱۴/۸/-

میاں محمد الدین صاحب سقہ ۲۷/۸/-

چوہدری بہاول بخش صاحب ۳۲/۸/-

۲۰۱/۸/- کی رقم ۲۹ رمضان سے قبل حضور میں پیش کر دی۔

چکوں کی دوسری جماعتیں مثلاً۔ سرگودھا۔ منٹگمری لائل پور۔ ملتان۔ بہاول پور اور علاقہ سندھ کی زمیندار جماعتیں خاص توجہ دے کر اپنے وعدے اس ماہ میں پورے کریں۔ یہ موقعہ یعنی ۳۱ جولائی تک ادائیگی ان کے سابقون میں آنے کا آخری موقعہ ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلیں بھی آ چکی ہیں۔ پس ان کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

چوہدری غلام احمد صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی ۷/۴/-

چوہدری غلام علی صاحب چک ۹۸ شمالی ۱۳/۸/-

چوہدری پیر محمد صاحب " ۱۱/-/-

حافظ فیض احمد صاحب چک ۹۷ ج ۵/۱۲/-

منشی فضل الٰہی احمد صاحب چک ۳۸ ج سال ۱۷ کا بقایا بھی ادا کر دیا ۹/۴/-

میاں محمد عبد اللہ صاحب مہاجر گجرات ۱۰/-/-

چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۶۵/-/-

منشی محمد خان صاحب جنجوعہ رسال " ۹/۸/-

چوہدری رحمت خان ولد محمد خان صاحب " ۶/۸/-

جنت بی بی زوجہ رحمت خان صاحب افریقہ " ۱۷/۴/-

سردار بیگم صاحبہ مرحومہ گکرالی ۹/۴/-

جماعت گکرالی کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو گیا

پیر شبیر عالم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گولیکی ۲۰/-/-

پیر فیض عالم صاحب گولے کی ۵/۹/-

میاں نور ماہی صاحب ڈنگہ ۶/۱۲/-

جماعت کا وعدہ سو فیصدی ادا ہو گیا

ملک بشیر علی صاحب کنجاہ حال ربوہ ۲۴/-/-

ملک نور احمد صاحب محمود آباد ۱۰/-/-

ملک عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ ۳۲/-/-

میجر نصیر احمد شاہ صاحب ۱۵۱/۴/-

لفٹننٹ کرنل عطاء اللہ صاحب ۱۶۰/-/-

عبد الرزاق خانصاحب ورد کالا گوجراں ۵/-/-

قریشی نذیر احمد صاحب پونچھی ظفر آباد ۳۰/-/-

بیگم جان اہلیہ صاحبہ قریشی نذیر احمد صاحب پونچھی ۲۵/-/-

بدر الدین شاہ صاحب راولپنڈی حلقہ نمبر ۵ ۱۸/-

کارکنان راولپنڈی بہت توجہ فرماویں۔ ۲۹ رمضان میں صرف ایک دوست کا ساری راولپنڈی سے سو فی صدی، کارکنان کو خود توجہ دلا رہا ہے۔

ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب کیمل پور ۶۵/-/-

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر صاحب ۱۱/-/-

ماسٹر عطا محمد صاحب مدرس مڈل سکول ٹبی فقیر والی ۲۱/-/-

چوہدری نور محمد صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول

مظفر گڑھ ۵۳/-/-

مولوی محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ ۸۰/-/-

سید اشرف علی شاہ صاحب مردان ۲۳/-/-

محمد ابراہیم صاحب آتش مردان ۲۴/۸/-

خلیفہ عبد المنان صاحب رسالپور چھاؤنی ۳۲/-/-

میجر عزیز احمد صاحب کوئٹہ ۶۱۰/-/-

ماسٹر کرامت اللہ خان صاحب معہ اہلیہ

ہیڈ پور ڈڈیال ۳۴/-/-

خان عبد الحمید خان صاحب آف زیدہ ۱۰۶/-/-

چوہدری شہاب الدین صاحب منٹگمری ۸۰/-/-

اہلیہ صاحبہ سید سردار حسین شاہ صاحب

عارف والہ ۲۳/-/-

چوہدری چراغ الدین صاحب سیکرٹری مال

معہ اہلیہ صاحبہ ۳۲/-/-

چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت

چک ۴/۱۱ ایل ۲۴/۸/-

چوہدری فتح محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

چک ۹۶/۱۲ ایل ۴۹/-/-

محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ " ۲۸/-/-

چوہدری نادر علی صاحب منیجر اقبال نگر فارم ۸۰/-/-

چوہدری فیض احمد صاحب چک ۲۲۲ گ ب

معہ اہلیہ ۱۱/-/-

میاں سراج الحق صاحب میرک ۲۰/-/-

قاضی شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک

ملتان چھاؤنی ۲۶/۶/-

ملک محمد ابراہیم صاحب لودھراں ۷/۸/-

حکیم نیاز محمد صاحب مہاجر دنیا پور ۱۵/-/-

محترمہ خدیجہ بی بی اہلیہ واحد بخش صاحب نمبردار ۶/۸/-

چوہدری غلام قادر صاحب سرائے سدھو۔ آپ نے سال ۱۵ تا سال ۱۸ ۲۲/۲/- روپیہ ادا کر کے سال ۱۸ تک وعدہ پورا کر دیا۔ ان کے لئے موقعہ ہے۔ جو دفتر اول میں شامل رہے۔ مگر پھر شامل ہونے سے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ وہ اب شامل ہونے میں دیر نہ کریں تا وہ خدا تعالےٰ کے کامل اور بہادر سپاہی شامل ہوں۔

جماعت چک ۹۳/۱۰ آر چوہدری غلام علی صاحب ۱۱/۲/-

" چوہدری فتح محمد صاحب ۱۲/-/-

چوہدری غلام محمد صاحب ۱۲/۴/-

جماعت نے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔

پاکستان مشرقی اور پاکستان مغربی کی تمام جماعتوں کو ان کے حساب بنا کر ارسال کیا جا چکا ہے۔ اور ان کے عہدہ داران یعنی امیر جماعت۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تحریک جدید کو ان کا حساب وعدہ وصولی بنا کر ارسال کیا گیا ہے۔ چاہیئے کہ وہ ۳۱ جولائی تک اپنے وعدے سو فی صدی یا کم سے کم ۷۵% فی صدی تک پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

ماہ مئی میں کن جماعتوں نے تبلیغی رپورٹیں بھیجیں

جماعتوں کے ذمہ وار کارکنوں کو ہر ماہ بذریعہ اعلان اخبار الفضل وخط و کتابت توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی تبلیغی جدوجہد کی ماہوار رپورٹ مرکز میں باقاعدہ بھیجا کریں۔ مگر اس وقت تک بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ بیشک ہر ماہ رپورٹوں کی ترسیل میں کچھ زیادتی ہوتی رہی ہے۔ مگر یہ زیادتی کوئی خوشکن نہیں ہے۔ ہر جماعت میں خدا کے فضل سے مخلصین فریضہ تبلیغ کو بطور احسن ادا کر رہے ہیں مگر چونکہ ان کی طرف سے باضابطہ رپورٹ مرکز میں نہیں پہنچتی۔ اسلئے نہ تو مرکز سے انہیں کوئی مفید مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ انکا کام نظارت کے ریکارڈ میں محفوظ رکھا جا سکتا ہے یہ ایک بہت بڑی کمی ہے جسے پورا کرنے کیلئے ذمہ داران کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔ ماہ مئی میں مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں۔ جن کا میں ممنون ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

کوئٹہ۔ سیالکوٹ شہر۔ بکھوبھٹی۔ بدوملہی۔ ڈنڈ پور کھروٹیاں۔ کیمل پور شہر۔ مانسہرہ کیمپ۔ کوٹ فتح خاں۔ محمودہ درویہ (ضلع سرگودہا) چک ۹۹ شمالی چک ۱۱۶ جنوبی۔ گجرات شہر۔ گکرالی۔ سرائے عالمگیر۔ بڑانوالہ۔ کھتوالی چک ۳۱۲ علی پور (ضلع ملتان) دنیا پور۔ جھنگ مگھیانہ۔ لالیاں۔ گوجرانوالہ۔ محمود آباد (ضلع جہلم) بہوڑو چک ۱۸ (ضلع شیخوپورہ) ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ سکھر (صوبہ سندھ) بدین۔ حیدر آباد۔ حسن باڈہ۔ چک ۲۷۰ الف۔ میر پور خاص کنری۔ محمود آباد۔ محمد آباد۔ ناصر آباد۔ صوبہ ڈیرہ۔ ٹنڈو الہ یار۔ شکار پور۔ نواب شاہ

دعائے مغفرت

میری خالہ محترمہ امۃ العلیم صاحبہ جو مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ بمقام چنیوٹ کی منجھلی زوجہ تھیں بروز پیر بتاریخ ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء بوقت ۸ بجے شام بعارضہ ٹائیفائڈ انیس دن صاحب فراش رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت اچھے اخلاق والی عورت تھیں۔ اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ سلسلہ کی ترقیات کے لئے بہت دعائیں کرتی تھیں۔ مہمان نواز اور نہایت اعلےٰ درجہ کی سلیقہ شعار ہونے کے علاوہ ماتحتوں اور یتیموں سے احسن سلوک کرتی تھیں اور موصیہ تھیں۔ ۱۸ جولائی کو ربوہ میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ احباب مرحومہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین (سردار محمد کاہلوں)

فریضۂ زکوٰۃ

معطی حضرات کی دوسری فہرست

ماہ جون ۵۲ء میں جن احباب اور خواتین کی طرف سے زکوٰۃ کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کے نام ذیل میں شکریہ کے ساتھ بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میاں محمد انور صاحب ڈیرہ غازیخاں ۔۔۔ ۱۰ روپے
بابو محمد یوسف صاحب گجرات ۔۔۔ ۲۵
قریشی محمد شفیع صاحب میانوالی ۔۔۔ ۲۵
ماسٹر عنایت اللہ صاحب ۔۔۔ ۲
شیخ مبارک علی صاحب لاہور ۔۔۔ ۱۰
خانصاحب منشی برکت علی صاحب ربوہ ۔۔۔ ۶۰
حکیم عبد الرحمٰن صاحب چک ۲۴ ج ب لائل پور ۔۔۔ ۵
جماعت احمدیہ چک ۲۶۹ لائل پور ۔۔۔ ۷۵
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب گوجرخاں ۔۔۔ ۱۰۰
خواجہ عبد الواحد صاحب ״ ۔۔۔ ۱۰۰
ظفر اللہ صاحب چک ۹ سرگودھا ۔۔۔ ۴/۱
شیخ منظور الٰہی صاحب فیروزہ ۔۔۔ ۵۰
ڈاکٹر محمد منیر صاحب لاہور ۔۔۔ ۵۰
ڈاکٹر عمر الدین صاحب لاہور ۔۔۔ ۸ ۔ ۶۲
رابعہ بیگم اہلیہ گل محمد صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۵۰
والدہ سید اعجاز منیر احمد صاحب چک ۶/۱۱-L منٹگمری ۔۔۔ ۲۰
فضل کریم صاحب بھلوال سرگودھا ۔۔۔ ۴۰
میاں مسعود پاشا کراچی ۔۔۔ ۴۰
ڈاکٹر محمد نسیم صاحب کراچی ۔۔۔ ۴۰
جماعت احمدیہ کراچی ۔۔۔ ۴
جمعدار محمد نصیب صاحب عارف کراچی ۔۔۔ ۴ ۲
عائشہ بیگم اہلیہ ملک اللہ رکھا صاحب لاہور ۔۔۔ ۱۵
میاں محمود احمد صاحب لاہور ۔۔۔ ۴ ۵
میاں محمد بخش وسمند احمد گھمیانہ ۔۔۔ ۵
میاں احمد بخش صاحب گھمیانہ ۔۔۔ ۱۰
ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب گکھڑ ۔۔۔ ۲۵
میاں عمر الدین فضل داد صاحب سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۵۰
میاں اللہ دتہ صاحب نقیب سیالکوٹ ۔۔۔ ۸ ۔ ۱

(ناظر بیت المال ربوہ)

الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

احرار کے پھیلائے ہوئے فتنہ انگیز مغالطوں کے جواب میں

۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء تک شائع ہوگا

(۱) بزرگان و ائمہ سلف کے بیان کردہ خاتم النبیین کے معانی اور عقائد (۲) جماعت احمدیہ کا عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں (۳) احرار کے سیاسی اعتراضات کا جواب (۴) احرار کی فتنہ انگیزیوں کے تار ملانے والا کون ہے؟ (۵) احرار کی سیاسی شورش کی غرض وغایت بے نقاب کرکے پاکستان کے بہی خواہان کو حقیقت سے آگاہ کیا جائے گا۔ ۴۸ صفحات ہوں گے۔ اہل قلم اصحاب ان میں سے کسی موضوع پر جو مضامین لکھیں جلد ارسال کر دیں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔

پرچہ کی اشاعت زیادہ کرنے کیلئے قیمت ۲؍ برائے نام رکھی گئی ہے۔ جو دوست اشاعت کے لئے پرچہ لیں انہیں ۱۲؍ میں پرچہ دیا جائے گا۔

جماعت کے عہدہ داران وقت کی اہمیت کے پیش نظر ابھی سے حلقہ اشاعت وسیع کرنے کی سکیم بنا لیں۔ اور مطلوبہ تعداد سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

ایسے اصحاب جو خود پرچہ تقسیم نہ کر سکتے ہوں۔ وہ اپنی طرف سے اعانت کی رقم دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور ان شرفاء کے اسماء سے بھی مطلع فرمائیں۔ جن کو وہ پرچہ بھیجنا چاہتے ہوں۔ دفتر ہذا از رعایتی شرح (ر) فی پرچہ میں پرچہ بھجوا سکتا ہے۔ جبکہ عام شرح سے ار خرچ ڈاک ہوگا۔ اس خرچ کی بچت احباب کو ہو سکتی ہے احباب کرام کو اس کی اشاعت میں عملی طور پر اور رقوم اعانت بھیجکر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس موقعہ پر کہ طبائع میں تلاش حق کا جذبہ موجزن ہے۔ پرچہ کی اشاعت بے حد مفید اور احباب کرام کے لئے ثواب کا موجب ہوگی۔ (ایڈیٹر و مینیجر الفضل)

احراری کانگرس کے زرخرید تھے

بقیہ صفحہ ۵

عطاء اللہ شاہ بخاری پہلے کانگرس کی حمایت میں تقریریں کرکے اپنا پیٹ پالتے تھے۔ اور اب احمدیوں کے خلاف پاکستان میں انتشار پیدا کرکے روٹیاں کما رہے ہیں۔ اور ملک میں انتشار پیدا کرکے پاکستان کو ضعیف اور کمزور بنا رہے ہیں۔

نئی روشنی نہ قادیانی ہے۔ اور نہ مرزائی اور نہ ان کے اصولوں کا مؤید۔ لیکن یہ ہر شخص جانتا اور سمجھتا ہے۔ کہ اگر کسی نے پاکستان میں فرقہ وارانہ ہوا دی۔ تو وہ پاکستان کا سب سے بڑا غدار ہوگا۔ اگر حکومت عطاء اللہ شاہ بخاری کو (جو قائد اعظم کے مذکورہ بالا الفاظ کے بعد غدار پاکستان کے خطاب کے مستحق ہیں) عام جلسہ میں قادیانیوں کو گالیاں دینے کی اجازت دے سکتی ہے۔ تو نہ صرف احمدیوں بلکہ ہر مذہبی فرقہ کو اپنے اپنے مذہبی خیالات کی تبلیغ اور اختلافی مسائل کو عوام میں پیش کرنے کی اجازت ملنا چاہیئے۔ لہٰذا ہم حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی نگرانی کرائے۔ اور دیکھے کہ وہ فضیحۃ کا ملکی خدمات تو انجام نہیں دے رہا۔

رسالہ نئی روشنی کراچی ۲۹ رجون ۵۲ء

سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے رضی اللہ عنہ

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے۔

جن میں سے تین ڈاکٹر ہیں۔ خاکسار ۱۵ برس سے آپ کے نقش قدم پر ملک ابی سینیا میں آنریری مبلغ کا کام کر رہا ہے۔ یہاں میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ میں غمگین حزین ہوں کہ آپ کی زیارت ۹ برس سے نہ کر سکا۔ والدہ صاحبہ بھی ۱۹۴۸ء میں فوت ہو گئیں۔ میں دور تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی جاوے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان سے جنت میں ملاقات کرائے۔ اس جدائی کے بدلے ہم کو نیک خادم بنائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حضرت والد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ والد صاحب کے شاگرد جو مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جنازہ غائبانہ پڑھ کر ثواب حاصل کریں۔ اللھم اغفرہ ونور مرقدہ وارفع درجاتہ فی جنۃ نعیم آمین۔

بقیہ صفحہ اوّل

میں جھاگ لا لا کر اپنے لرزیدہ پاؤں فرش پر مار رہے تھے اور منہ ہی منہ میں بُرا بھلا کہہ رہے تھے

پاکستان کی بین الاقوامی ساکھ

اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ ہمارے وزیر خارجہ کی تقریر دل پر دشمن جہاں تلملا اٹھتے ہیں، وہاں ہمارے دوستوں کے لئے وہ حد درجہ طمانیت کا موجب ہوتی ہیں۔ اُن کے اہل ہاتھوں میں ہمارے امور خارجہ اور بیرونی تعلقات پوری طرح محفوظ ہیں۔ لیک سکیس میں اگر وہ ہماری نمائندگی کر رہے ہوں تو فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

لیک سکیس میں ہمارے وزیر خارجہ نے وہ ناموری حاصل کی ہے کہ جو بلاشبہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہے دو اڑھائی سال کے عرصہ میں بیرونی دنیا میں انہوں نے پاکستان کی ساکھ قائم کرنے اور اس کے عزت و دقار کو چار چاند لگانے میں جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسکی مثال نہیں مل سکتی۔

سلامتی کونسل میں جس طریق پر انہوں نے کشمیر کا معاملہ پیش کیا ہے اُس سے اس فریب کا جو پاکستان کو دیا جا رہا تھا۔ اچھی طرح پردہ چاک ہو گیا ہے لیک سکسیس میں کمال بے جگری سے انہوں نے کشمیر کی جنگ لڑی ہے۔ اور دنیا کے سامنے یہ ثابت کر کے، کہ بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں کسی بھی زاویۂ نگاہ سے کیوں نہ دیکھا جائے۔ جارحانہ اقدام کا ارتکاب کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی ہے، وہ اس جنگ میں فتحیاب رہے ہیں۔

قائداعظم کی مانند

قائداعظم مرحوم کی طرح وہ جھکنا نہیں جانتے۔ وہ اس فتح کے قائل ہی نہیں جو گر کر نصیب ہو۔ وہ فتحیابی کس کام کی جس کی خاطر عزت نفس گنوانی پڑے؟ وہ کبھی تذلل اختیار نہیں کرتے اور پھر بھی ہمیشہ فتحیاب رہتے ہیں۔

مجھے اس وقت ان کی ایک تقریر یاد آگئی۔ جو انہوں نے گذشتہ سال ایک مقامی کالج میں دی تھی۔ وہ طلبا کے سامنے فن خطابت کی وضاحت فرما رہے تھے۔ انہوں نے وہ تمام خوبیاں اور اوصاف بیان کئے۔ جو ایک اچھے خطیب میں ہونے چاہئیں۔ تقریر میں انہوں نے اپنے ذاتی تجربات کی دلچسپ حکایتیں اور روایات بھی بھر کر سنائیں۔

انہوں نے کہا "ہاں ایک اور خوبی ہے جو ہر اولوالعزم مقرر کو اپنے میں پیدا کرنی چاہیئے اور وہ یہ کہ اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی تقریر کو کہاں ختم کرے"۔

اور یہ کہکر آپ بیٹھ گئے "

السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان
۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء

ایک نقیب مسجد کی ضرورت

ضلع گجرانوالہ کے ایک قصبہ کی مسجد احمدیہ کے لئے ایک ریش صفت نقیب مسجد کی ضرورت ہے جو پانچ وقت اذان دے سکے۔ خورد و نوش اور لباس کے علاوہ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملے گا۔ خواہشمند دوست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پتہ: مینیجر طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس نمبر ۸۹ لاہور

پروگرام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۵۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں انشاء اللہ تعالےٰ خدام پھر اپنے مرکز میں جمع ہو کر اپنے محبوب آقا کی زیارت اور ہدایات سے مستفیض ہوں گے۔ پروگرام زیر غور ہے۔ اگر کوئی مجلس سابقہ سال کے پروگراموں میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی متمنی ہو۔ تو اپنی تجاویز سے مرکز کو ایک ہفتہ کے اندر اندر آگاہ کر دے۔ (خاکسار شبیر احمد قائم مقام معتمد مجلس مرکزیہ ربوہ)

حج بیت اللہ

جس دوست نے یکم اگست کو حج کیلئے جانا ہو وہ بندہ حب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں تاکہ اکٹھے سفر کر سکیں (چوہدری سلطان احمد آڑھتی نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ)

ظفر اللہ خان

وہ شخص جس نے تمام دُنیا کا احترام حاصل کر لیا

ظفر اللہ خان نے عربوں کے دفاع میں جو موقف اختیار کیا عرب اسے کبھی نہیں بھول سکتے (الایام)

پچھلے دنوں پیرس میں منعقدہ جنرل اسمبلی کے اجلاس سے واپس آتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا تھا۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔ اور وہاں کے اخبارات نے بڑی جلی سرخیوں سے آپ کے دورہ کی خبریں شائع کی تھیں۔ ذیل میں آپ کے متعلق دمشق کے مشہور اخبار الایام کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس نے مندرجہ بالا سرخیوں کے تحت آپ کے ورود کی خبر دیکر لکھا تھا۔

ظفر اللہ خاں کا دارالحکومت شام میں زبردست خیر مقدم کیا جائے گا۔ آپ نے ہر سیاسی مجلس اور ہر دولی محفل میں انسانیت۔ انصاف اور حق کی آواز بلند کی ہے۔ ظفر اللہ وہ شخصیت ہے جس نے عرب ممالک کے معاملات کی ترجمانی کرنے میں اپنا انتہائی زور صرف کر دیا۔ اس کا نام عربوں کی تاریخ میں ہمیشہ ہمیش کے لئے آب زر سے لکھا جاتا رہے گا۔ آپ کی ضمیر ایمان سے بھرپور ہے۔ آپ کی گفتار حجت و دلیل کی حامل ہوتی ہے۔ آپ کے پیش نظر تمام انسانیت کی سچی اور بے لوث بھلائی رہتی ہے۔ صرف ملک پاکستان کی بھلائی ہی نہیں مشرق و مغرب کے کسی خاص ملک کی بھلائی نہیں بلکہ اس دنیا کے ہر ملک کی بھلائی جس دنیا میں اس شخص جیسی ضمیر والا ایسا انسان ملنا ناممکن ہے جو ہر قوم اور ہر ملک کے لئے سلامتی اور امن کا خواہاں ہے.....

آج جب ہم عزت مآب محمد ظفر اللہ خان کا خیر مقدم کر رہے ہیں تو ہم "ایمان" "عقیدہ" اور "انسانیت" رکھنے والے ایک ایسے شخص کا خیر مقدم کر رہے ہیں جو دنیا کے لئے ایک مثالی اور پاک و صاف تمدن و معاشرت کا خواہاں ہے جو بھائی چارے کی ایک ایسی فضا کا خواہشمند ہے جس میں حیاۃ انسانی کو خوب اچھی طرح پھلنے پھولنے کا موقع مل سکے اور کسی انسان کے حقوق پر اس کا کوئی بھائی بند چھاپہ نہ مار سکے"۔

(الایام دمشق ۲۴ فروری ۱۹۵۲ء)

دمشق ۱۸ جولائی سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر مشعل نے حکومت شام کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے، اس میں شام کی اس مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا گیا ہے جو دمشق میں امیر مشعل کی آمد پر روا رکھی گئی تھی (دستار)

۱۷,۰۰۰ زائرین جدہ پہنچ گئے

مکہ ۱۸ جولائی۔ انڈونیشیا اور بھارت سے ۱۹۰۰ حاجیوں کو لے کر دو اور جہاز جدہ پہنچ گئے ہیں۔ اور گیارہ زائرین بذریعہ طیارہ آئے ہیں۔ اب تک کل ۱۷,۰۰۰ زائرین جدہ پہنچ چکے ہیں اور سب کی صحت عمدہ ہے۔ (دستار)

نوری پاشا اور شیشکلی کے درمیان معنی خیز بات چیت

بیروت ۱۸ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں عراق کے سابق وزیر اعظم نوری پاشا اور شامی افواج کے رئیس ارکان حربیہ کرنل ادیب شیشکلی کے درمیان معنی خیز گفت و شنید ہوئی ہے۔

باور کیا جاتا ہے کہ عراق کے شام کی موجودہ حکومت کو تسلیم کرنے کے اصرار کے متعلق بھی تبادلۂ خیالات ہوا ہے۔ (دستار)

شہزادہ عبداللہ امریکہ میں

نیویارک ۱۸ جولائی۔ سعودی عرب کے وزیر داخلہ و صحت عامہ یعنی سلطان ابن سعود کے پوتے شہزادہ عبداللہ کا خیر مقدم یہاں حکومت امریکہ کے سرکاری مہمان کی حیثیت سے کیا جا رہا ہے (دستار)

ضرورت ہے

ایک مشہور کاروباری ادارہ کے لئے ایک مستعد، ہوشیار اور محنتی سٹینوگرافر کی ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ ایک صد پچاس روپیہ ہوگی۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معرفت مینیجر الفضل لاہور بھجوائیں۔